مورکھوں کا پرماتما راکھا

پہلے تو مورکھ چوہدریوں خاصکر جٹوں کے لالوں نے قوم ہندو سکھ مسلم کا ڈھنڈورا دیکر اور اپنے گھر یعنی شہروں میں ہندو مسلم یا سکھ مسلم نامی فساد کی آگ لگا کر دیہات میں بھی یہ آگ لگانے کی کوشش کی تاکہ جٹ جٹوں ہی سے لڑ کر ختم ہوں۔ یہ آگ راولپنڈی کے علاقے میں لگی لیکن وہاں ایک طرف انڑ لب لنگ کٹے خان و چوہدری تھے اور دوسری طرف بودی جینئیو والے اور جٹا جٹ لالے۔ جٹا جٹ لالے بہت پٹے اسکا بدلہ لینے کے لئے لالہ تارا سنگھ و اسکی برادری نے یہ مشہور کر کے کہ سکھ مارے گئے ہمارے کالج میں پڑھ رہے تمام جٹا جٹ خاصکر جٹ نے جمائی کو بھوہار کے لب لنگ کٹوں خاصکر جٹوں پر حملہ کرنے کے لئے تیار کر لیا یہاں تک کہ تاریخ مقرر کر کے اسکی خفیہ اطلاع منٹگمری کے ضلع میں بھی دیتے پھریں۔ لیکن یہ انگریز نے نہ ہونے دیا۔ پھر لالہ تارا سنگھ نے ضلع لدھیانہ اور ضلع فیروزپور کے چوہدریوں خاصکر جٹا جٹ جٹوں کو چابی دیکر لب لنگ کٹوں خاصکر ملیوں کو مروا کر بدلہ لینا چاہا۔ جب میں منٹگمری میں واقف جٹا جٹ لالوں سے یہ کہتا کہ ہمارے گاؤں میں غریب لب لنگ کٹے ہیں۔ انکو مار کر منہ کالا کرنا ہے اور اوس پڑوس میں ہمارے جٹ بھائی پاگو جر وغیرہ ہیں انکے ساتھ ہماری کوئی دشمنی نہیں ہم اُن سے کیسے لڑ پڑیں۔ جب لالے شرارت میں کامیاب نہ ہوئے تو مجھے میرے باپ جٹ کا نام لیکر کہیں کہ جٹ گھس گئے جہاں سے آئے تھے۔ تیسری کوشش لالہ تارا سنگھ نے مانانوالہ ضلع شیخوپورہ اور رینالہ خورد تحصیل اوکاڑہ ضلع منٹگمری میں فساد کروانے کی کی۔ یہ یوں ہوئی کہ گرنجوا پٹوں کے چک کا نمبردار چوہدری پیارا سنگھ B.A مجھے منٹگمری کچہریوں میں مل گیا۔ اسکو میں نے جب یہ بتایا کہ سکھ پنتھ ہے سکھ قوم نہیں۔ قوم ہماری جٹ ہے اور سکھ قوم کہنے سے ہم حرامزادے بن جاتے ہیں تو اسی وقت ایک لب لنگ کٹے انسپکٹر پولیس نے یہ سن کر کہ مسلم ملت ہے مسلم قوم کہنے سے حرامزادے بن جاتے ہیں۔ جھٹ میرے سامنے آکر ہاتھ جوڑ کر کہا کہ میں بھی جٹ ہوں۔ ہمیں اس بات کی سمجھ ہی نہیں۔ یہی بات ساتویں اے کے لڑکوں کو بتائی تھی۔ جس سے چودھری ظفر حیات ملک کے خلاف جلوس میں شامل ہونے کے لئے باوجود اسکے کہ ساری جماعتیں اللہ اکبر کے نعرے لگاتی باہر نکل گئیں میرا یہ سیکشن چار بجے تک باقاعدہ پڑھتا رہا تھا۔ باہر نہ نکلا تھا۔ چوہدری پیارا سنگھ کے بلانے